سوال

(188) خاوند کیلیئے تزئین کے طور پر عورت اپنے کچھ بال کتر سکتی ہے

جواب

السلام علیکم ورحمة اللہ وبرکاتہ

کیا عورت کے لئے جائز ہے کہ وہ خاوند کے لئے بطور زینت کچھ بال کترا ڈالے ۔ ؟ اخوکم فی اللہ : اسمیل

الجواب بعون الوہاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمة اللہ وبرکاتہ!

الحمد للہ، والصلاة والسلام علیٰ رسول اللہ، أما بعد!

اس کے لئے بالوں کو کترنا جائز ہے ۔ سر مونڈنا جائز نہیں لیکن اس کے لئے یہ شروط ہیں :

1 ۔ مردوں کے ساتھ مشابہت نہ کرے کیونکہ نبی ﷺ نے عورتوں میں مردوں جیسی بننے والی پر لعنت فرمائی ہے ۔

2 ۔ نصاریٰ وغیرہ کافرات کی عادتوں کی مشابہت نہ کرے کیونکہ جو جس قوم کی مشابہت کرے گا وہ انہیں میں سے ہوگا ۔

3 ۔ اپنے علاقے کی عادات واطوار سے خروج نہ کرے کیونکہ شہرت والے لباس سے نہی وارد ہے جیسے کے حدیث میں ہے :

''جو دنیا میں شہرت کا لباس پہنے گا'' ۔ (احمد' ابوداوٗد) اور اس طرح المشکاة (2 375)

4 ۔ شوہر کو وہ کام محبوب بھی ہو ۔

اور دلیل اسکی یہ ہے کہ احرام والی عورت حج اور عمرے میں اپنے بال کتر سکتی ہے ۔

اور اسی طرح مسلم نے اپنی صحیح (1 148) میں روایت کیا ہے : ''باب ہے غسل جنابت میں پانی کا مستحب اندازہ'' ۔

ابو سلمہ سے روایت ہے وہ کہتے ہیں کہ نبی ﷺ کی بیویاں اپنے سر کے بال کتر کر وفرہ (چھتے) بنا لیتی تھیں'' ۔

امام نووی شرح مسلم میں کہتے ہیں : اس میں دلیل ہے کے عورتوں کے لئے بالوں میں تخفیف جائز ہے'' ۔

اوراسی طرح عام اباحت بھی جواز کا فائدہ دیتی ہے تو عورت کے بال نہ کترنے کے حکم میں مرد کی داڑھی کی طرح نہیں لیکن زیادہ محبوب یہی ہے کے اپنے حالا پر چھوڑ دے تا کے شبہات سے نکل جائے ۔

جیسے اضواء البیان للشنقیطی (5 595)(600) میں ہے : ''وہ کہتے ہیں عورت مے لئے اپنے بال منڈوانا اسکے جمال کے لئے نقص ہے اور بد صورتی ہے اور یہ مسئلہ ہے اس سے معلوم ہوا ہے کہ اکثر ملکوں میں عورتوں کے بالوں کو جڑوں کے قریب تک کترنے کے جو رسم جاری ہے یہ انگریزوں کا طریقہ ہے اور مسلمان عورتوں اور قبل اسلام عرب عورتو ں کی عادت کے خلاف ہے تو یہ بھی ان انحرافات میں سے ہے جسمیں دینی 'اخلاقی اور عادت کے لحاظ سے اکثر لوگ مبتلیٰ ہیں ۔

ھذا ما عندي واللہ أعلم بالصواب

فتاویٰ الدین الخالص

ج1ص413

محدث فتویٰ